Al-Qawārīr - Vol: 05, Issue: 03,
April – June 2024

OPEN ACCESS
Al-Qawārīr
pISSN: 2709-4561
eISSN: 2709-457X
Journal.al-qawarir.com

خلافت راشدہ کے دور میں خواتین کی فلاحی خدمات: تحقیقی جائزہ

Welfare Services of Women during the Rashidah Caliphate: A Research Review

Irm Majeed
M Phil/MS Islamic studies
Khwaja Fareed University of Engineering and Information Technology (KFUEIT), Rahim Yar Khan, Pakistan.

Version of Record
Received: 10-April-24 **Accepted**: 16-May-24
Online/Print: 25- Jun -2024

ABSTRACT

Women have been given significant respect and importance in Islam. Previously, their language was often considered inferior, but with the advent of Islam, they were viewed with dignity and given equal status to men. They were given importance in household affairs and financial matters. Women began actively participating in welfare services, playing pivotal roles during the era of Prophet Muhammad (peace be upon him). They contributed significantly to Islamic education, moral upbringing, and societal organization. Hazrat Khadijah (may Allah be pleased with her) utilized her wealth to strengthen Prophet Muhammad's social, reformative, and ethical services, supporting and advising him in fulfilling the educational objectives of Islam. During the Rashidun Caliphate, women also played crucial roles in welfare services. Hazrat Aisha (may Allah be pleased with her) promoted Hadith and became a renowned scholar in Islamic knowledge. Many women during this period contributed to establishing an Islamic state and served society's progress and reform. Throughout the era of Prophet Muhammad and the Rashidun Caliphate, women promoted social change, justice, and actively engaged in various tasks, including nursing the wounded during battles such as Khaybar and Uhud. They participated alongside the Prophet in activities such as fetching water for the wounded, applying ointments, and even engaging in swordplay. This research reveals the treatment of women before and after Islam, highlighting their elevated status in society post-Islam. Women have demonstrated exemplary service in various aspects of society, adhering to the principles of Islam

cc BY

and contributing to both personal and societal development. Their historical examples illustrate how women can persevere through challenges to leave a lasting legacy for future generations.

Keywords: *Respect, equality, Islamic contributions, societal roles, historical legacy*

تعارف

حضرت محمد ﷺ کے وصال کے بعد کیا تقریبا30 سال کی مدت کے دوران جن صحابہ کرام نے دین اسلام کی سربلندی کے لیے سرپرستی اور ذمہ داری اٹھائی ان کے دور کو خلافت راشدہ کہا جاتا ہے یا اس کو عہد خلافت بھی کہتے ہیں اور اس کو خلافت راشدہ کا دور بھی کہا جاتا ہے۔ اس دور کی مجموعی مدت تقریبا30 سال کے ارد گرد ہے اور اس میں ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ پہلے خلیفہ ہیں اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ آخری خلیفہ ہیں۔ خلافت راشدہ کے دور اہمیت اس لیے رکھتا ہے کیونکہ یہ دور حکومت مکمل طور پر قران وسنت کی بنیاد پر قائم تھا اور یہ نظام حکومت صرف اور صرف دین اسلام کے اور رائج کرنے کے لیے اور اس کی سربلندی کے لیے قائم کیا گیا تھا۔

خلافت راشدہ کے دور میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس دور میں اسلامی تعلیمات کو مد نظر رکھتے ہوئے تمام کام کیا گیا اور اس کو اسلامی تعلیمات کو عمل کروانے اور لوگوں تک پہنچانے کے لیے بے شمار کوششیں بھی کی گئیں۔ اس دور میں حکومت کے تمام تر اصول دین اسلام کے بتائے گئے راستے اور نبی کریم ﷺ کے احکامات کے مطابق قائم کیے گئے۔ ان دور میں جنگ جمل اور جنگ صفین بھی ہوئی اور اس طرح کے کئی واقعات اور بھی پیش ائے جن کے بعد جزیرہ نما عرب ہی نہیں بلکہ ایران، عراق، مصر، فلسطین اور شام بھی اسلام کے اصولوں پر مبنی مملکت اسلام کے زیر نگیں آ گئیں۔

چاروں خلفائے راشدہ کے دور اور اس کی تفصیل مندرجہ زیل ہے۔

* ابو بکر صدیقؓ: 632 تا634ع
* عمر بن خطابؓ: 634 تا644ع
* عثمان غنیؓ: 644 تا656ع
* حضرت علیؓ: 656 تا661ع

ہمارے پیارے نبی ﷺ کے وصال کے بعد پیارے نبی ﷺ کی جانشینی کا مسئلہ بہت اہم تھا کیونکہ اسلام کا بول بالا اور دین اسلام کی تعلیمات کو لوگوں تک پہنچانا بہت ضروری تھا اور یہ دین اسلام کی بقا اور پھر پھیلاؤ کے لیے اتنا ہی اہم تھا جتنا کہ دین

اسلام میں نماز کا حکم ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے درمیان یہ باتیں زیر بحث آگئی تھی کہ کون رسول اللہ ﷺ کے بعد ملت مسلمان کے معاملات کو سنبھال سکتا ہے۔ دوسری طرف اہل بیت رسول اللہ ﷺ کی تجہیز و تکفین کے اندر مصروف تھے۔ بہت زیادہ سوچ بچار اور بحث و مباحثے کے بعد تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ خاص طور پر عمر بن خطاب اور ابو عبیدہ بنجرا نے ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے وفا کا عہد کر لیا اور تمام انصار و قریش نے بھی اس بات کو تسلیم کر لیا۔ تمام لوگوں نے اس بات سے اتفاق کیا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو خلیفۃ الرسول اللہ کا لقب ملا اور اپ نے اپنا دور خلافت اور دور حکومت کو سنبھالا دین اسلام کے پھیلاؤ اور اسلامی تعلیمات رائج کرنے کے لیے انہوں نے عسکری مہمات کا بھی اغاز کر دیا۔

قبل از اسلام حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ پر یہ ذمہ داری عائد کی گئی تھی کہ وہ قبائل جو عرب کے اندر بغاوتوں پر ائے ہیں ان کو کچل ڈالیں۔ خلفائے راشدین کے دور کی سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس دور میں نہ تو کسی خلیفۃ الرسول نے بادشاہت کا دعوی کیا اور نہ باقی خلفاء نے بادشاہت کا دعوی کیا۔ ان کا دور حکومت صرف اور صرف اسلامی تعلیمات اور دین اسلام کی بقا کے لیے کوششوں کا نام ہے انہوں نے نہ تو ذاتی مفاد کے لیے کوئی کام کیا اور نہ ہی انہوں نے کوئی مال و دولت کی غرض سے حکومت کی حکومت کا ایک ہی مقصد تھا وہ تھا دین اسلام کی ترقی اور اسلامی تعلیمات کو لوگوں تک پہنچانا۔ ان کا دور حکومت صرف اور صرف دین و اسلام کے بول بالے کے لیے تھا۔ چاروں خلفاء راشدین کا انتخاب اور قیادت مکمل طور پر لیاقت اور صداقت پر مبنی تھی۔ چاروں خلفائے راشدین نبی کریم ﷺ کے بالکل قریبی صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین تھے اور یہ چاروں ساتھی نبی کریم ﷺ کے اچھے اور سچے دوست بھی تھے۔ اسی بنیاد پر انہیں خلفائے راشدین منتخب کیا گیا۔

نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد انصارے مدینہ، ایک جگہ اکٹھے امت مسلمہ کے لیے امیر نوک کے منتخب کے لیے سوچ بچار کرنے لگے اور ان سب کے لیے مستثنی صرف اور صرف مہاجرین مکہ کو رکھا جانا تھا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ ان کے تمام بغاوتوں سے خائف تھے۔ جب انہیں پتہ چلا تو وہ فی الفور اس مجلس میں پہنچے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے وہاں ایک خطبہ دیتے ہوئے اہل محفل کو مخاطب کیا اور کہا کہ اگر قبیلے کے باہر سے کوئی امیر منتخب ہوتا ہے تو یہ سراسر مخالفت اور دشمنیوں کا باعث بنے گا۔

خلافت راشدہ کے دور میں فلاحی ریاست

خلافت راشدہ کے دور میں عام عوام الناس کے سکھ چین نو ارام ان کے حقوق و فرائض کے علاوہ فتوحات کا سلسلہ بھی جاری و ساری رہا۔ سلطنت اسلامیہ بھی وسیع ہوئی، نظام حکومت قائم کرنے کی طرف بھی بھرپور توجہ دی گئی۔ خلافت راشدہ کا دور ایک جمہوریت کی بنیاد پر قائم کردہ دور تھا جس کے اندر اندرونی فتنوں کو بھی دبایا گیا اور بیرونی خطرات کا مقابلہ بھی کیا گیا لیکن ان تمام کاموں میں جو چیز مشترک تھی وہ ان کا مقصد عام عوام الناس کی فلاح اور ان کی خوشحالی تھی جس میں خواتین نے بھی اپنا حصہ شامل کیا۔ عام لوگوں کے حقوق و فرائض کا خیال رکھا گیا اور ان کی ادائیگی کے کفر رائز کی ادائیگی کے طریقہ کار بھی مقرر تھے۔ خلافت راشدہ کے قیام کا دور کا مقصد جو مین تھا وہ یہی تھا کہ فتنہ فساد ختم ہو لوگ غلامی سے نکلیں اور ازادی حاصل کریں سلطنت سے اسلامیہ وسیع ہو زیادہ سے زیادہ رقبہ پر دین اسلام کو پہنچایا جائے اور عام عوام الناس کی فلاح اور بقا کے لیے اقدامات بھی کیے جائیں۔ خلافت راشدہ کے دور کی سب سے بڑی خصوصیت عوام کو فلاح اور اسلامی تصور کی فراہمی کو یقینی بنانا تھا اور یہ دور کی سب سے بڑی خصوصیت تھی۔ خلافت راشدہ کے دور میں خواتین نے فلاحی کاموں میں بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس دور میں خواتین اپنی فلاحی خدمات سرانجام دے کر عام عوام کی خوشحالی اور آسودہ حالی کے لیے ہر ہمہ تن گوشہ رہی جن کا ذکر آگے کیا جائے گا۔ خلافت راشدہ کے دور میں خواتین کو فلاحی کام کرنے کا پورا پورا حق تھا۔ وہ دین و دنیا اور عوام کی فلاح کے لیے ہمہ تن گوشت نہیں اور قانون کے مطابق ان کو پورا پورا حق حاصل تھا کہ وہ اپنے فلاحی کام اور فلاحی خدمات بنا کسی ڈر اور خوف کے سرانجام دیں۔

ابو بکر صدیقؓ اور عمرؓ کے دور خلافت میں خواتین کی فلاحی خدمات

ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کے دور میں، خواتین نے بھی اہم اور فلاحی خدمات دیں۔ ان میں سے ایک عظیم خاتون حضرت عائشہ بنت ابی بکرؓ بھی تھیں جو بعد میں حضرت محمد ﷺ کی بیوی بنیں ہیں۔

حضرت عائشہ بنت ابی بکرؓ:

حضرت عائشہؓ نے حضرت محمد ﷺ کی حیات کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا۔ حضرت عائشہؓ نے حدیث کا اہم حوالہ فراہم کیا اور دینی معلومات کا تعلیم دینے میں مدد کی۔ عائشہؓ کا علمی خلق اور حسینیت نے معاشرتی زندگی میں بڑا اثر ڈالا۔ انہوں نے اسلامی فقہ اور حدیث کی تعلیم دی اور اپنی زندگی کے دوران اپنے علمی مختصرات کو دیگر مسلمان خواتین تک منتقل کرنے میں مدد کی۔[1]

حضرت عمر بن الخطابؓ:

حضرت عمرؓ کا دور خلافت میں معاشرتی اصلاحات کا دور تھا۔ انہوں نے عدلیہ اور انصاف کے اصولوں پر عمل کرتے ہوئے مسلمان معاشرت کو بہتر بنایا۔ انہوں نے خواتین کے حقوق کو بڑھاوا دینے میں بھی کردار ادا کیا۔ انہوں نے متعدد اقداری مسائل کے حل کے لئے اقداری تدابیر فراہم کی۔ خواتین کو تعلیم فراہم کرنے میں بھی حضرت عمرؓ نے اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے مدرسہ بنانے اور تعلیم کی راہ میں مختلف اقداری اقدامات کیے۔ ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں، اسلامی معاشرت کو مضبوط بنانے کیلئے خواتین نے بھی مشغول حصہ ادا کیا اور اپنی مختلف میدانوں میں خدمات دیں۔ انہوں نے اسلامی تعلیمات، اخلاقی اصول، اور معاشرتی فلاح کے لئے محنت کی اور اپنے دور کے معاشرتی مسائلات کا حل تلاش کیا۔[2]

حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کے زمانے میں بھی خواتین نے معاشرت میں اہم کردار ادا کیا۔ وہ دینی، تعلیمی، اور اجتماعی حوالوں میں فلاحی خدمات دیں۔ ان دونوں خلفاء کے عہد میں خواتین نے بہت سے اہم کام کیے:

تعلیم: خواتین نے دینی تعلیم حاصل کرنے کیلئے مساجد اور دینی مدارس جانے کا موقع حاصل کیا۔

معاشرتی خدمات: وہ معاشرت میں احترام و تواضع کے ساتھ مختلف فعالیتوں میں شرکت کی۔

فلاحی مشورہ: حضرت عمرؓ کے عہد میں، حضرت حفصہ بنت عمرؓ جیسی معروف خاتون نے مسلمانوں کو مختلف مسائل میں راہنمائی اور مشورہ دیا۔

صدقہ و خیرات: خواتین نے مختلف غریبوں اور ضعیفوں کی مدد کے لیے صدقات دیں اور خیرات کا کام کیا۔

تربیت: وہ اپنے بچوں کو اخلاقی اور دینی بنیادوں پر تربیت دینے میں مصروف تھیں۔[3]

حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دور میں خواتین کی فلاحی خدمات

حضرت ابو بکر صدیقؓ پہلے خلیفہ تھے۔ ان کو صدیق یعنی سچائی کا پیکر کا لقب رسول اللہ ﷺ نے عطا فرمایا، چنانچہ انسؓ سے مروی ہے کہ ؛ "رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ بکر و عمر اور عثمانؓ احد پار پر چڑھے تو وہ ہلنے لگا" تو اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا؛ "اے احد ٹھہر جا، اس وقت تیرے اوپر نبی، صدیق اور دو شہید ہیں"[4] رسول اللہ ﷺ کے سلسلہ میں کثرت تصدیق کی وجہ سے آپ کو صدیق کا لقب ملا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دور خلافت میں بھی خواتین نے اہم کردار ادا کیا۔ ان دور میں خواتین نے دینی تعلیمات کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا، خیرات کی فراہمی اور معاشرتی بہتری کے لیے کام کیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے علم و حدیث کی تعلیم میں اہم کردار ادا کیا اور علمی بابت بہترین معلمین میں سے ایک

تھیں۔ ان کے علاوہ، دیگر خواتین بھی ان دور میں سماجی اور خدماتی کاموں میں مشغول رہیں اور اپنی محدود امکانات کے ذریعے معاشرتی بہتری کے لیے کام کیا۔

حضرت عائشہؓ حضرت محمد ﷺ کی زوجہ ہیں۔ نبی پاک ﷺ کی وفات کے بعد حضرت عائشہؓ کی شخصیت خلفاء راشدین کے دور میں نمایاں رہی ہے۔ اپ حضرت محمد ﷺ کی وفات کے بعد 47 سال تک اس دنیا میں رہیں اور اس اور اس عرصے میں اسلام نے ابتدائی فتوحات کی جو کہ مسلمانوں کی ابتدائی فتوحات بھی کہلاتی ہیں۔ حضرت عائشہؓ کی روایات حضرت ابوہریرہؓ کی روایات کے بعد بات اتی ہیں۔ یعنی حضرت ابو ہریرہؓ کے بعد حضرت عائشہؓ سے ہی روایت حدیث کا ذخیرہ اخذ کیا گیا ہے۔ پہلے نبی ﷺ اور عہد خلفاراشدین کی عینی شاہد بھی ہے۔

حضرت عائشہؓ نے دور خلافت یعنی خلفائے راشدین کے دور میں بے شمار فلاحی خدمات سر انجام دی جیسا کہ یہ خلفہ راشدین کے عہد کی عینی شاہد بھی ہے اور دوسرے نمبر پر ان کی حدیث انہی سے روایت کی گئی ہیں۔ جب نعوذ باللہ قرآن مجید کے بہت کم نسخے باقی تھے۔ تو اپؓ نے جو یاد کیا تھا اور جو جو نسخے تھے سب کو اکٹھا کر جلد بند کرنے میں بہت اہم کردار ادا کیا۔

روایات حدیث میں بہت سی روایات بھی نقل کی اور انہیں دوسروں تک بھی پہنچایا۔ اس کے علاوہ اسلام کی ابتدائی فتوحات میں بھی ان کا کردار پیش پیش نظر اتا ہے۔ ام کلثوم بنت ابو بکرؓ، حضرت ابو بکر صدیقؓ کی بیٹی تھیں۔ انہوں نے حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں سب سے اہم کام جو کیا، اس میں یہ تھا کہ:

"حضرت ام کلثومؓ نے حضرت عائشہؓ سے حدیث نقل کی جن میں سے کچھ حدیث بخاری، مسلم، اور ابن ماجہ میں جمع کی ہیں"[5]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ کی عمر صرف 18 برس تھی، جب نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ نے بیوگی کے عالم میں 48 برس عمر بسر کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ کے اقوال اور فضائل سینکڑوں اوراق پر بیان کرنے سے بھی زیادہ ہیں۔ 2210 احادیث حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ نے دینی تعلیمات نبی کریم ﷺ سے حاصل کرنے کے بعد دوسروں تک پہنچانے میں بہت ہی اہم کردار ادا کر کے ایک ایسی مسائل کی قائم کیا ہے کہ اس جیسی مثال پوری دنیا میں کہیں بھی نہیں ملے گی تا قیامت۔ احکام شریہ کا ایک چوتھائی حصہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے نقل کیا گیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے عہد خلافت میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ نے لوگوں کی رہنمائی اور لوگوں کو سیدھے راستے پر چلانے کے لیے نبی کریم ﷺ سے وراثت میں پائی گئی تمام تعلیمات کو لوگوں تک پہنچایا اور ان کی ہدایات کے لیے بہترین کاوشین کی۔ جلیل القدر صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین حضرت عائشہ رضی

اللہ تعالی عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور دینی مسائل ان سے پوچھا کرتے تھے۔ حضرت ابو موسی عشرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: "ہم لوگوں کو کوئی مشکل ایسی پیش نہ ائی جس کا علم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس نہ ہو یعنی ہر مسئلے کے متعلق انہیں سرور کائنات ﷺ کا اسودہ معلوم تھا۔ "[6]

اس سے یہ پتہ لگایا جاسکتا ہے کہ خلفائے راشدین کے دور میں ان کے علم سے کتنے لوگوں نے فلاح پائی اور کتنے لوگوں نے ان کی فلاحی خدمات سے فائدہ اٹھایا۔

حضرت عروہ بن زبیر کا قول ہے:

" قرآن حدیث فقہ تاریخ اور علم الانصاب میں عائشہؓ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا "[7]

عارف بن قیسؓ کا قول ہے:

"حضرت عائشہ سے بڑھ کر کسی کو فصیح نہیں دیکھا"[8]

حضرت عائشہ صدیقہؓ تمام صحابہ صحابیات میں امتیازی حیثیت رکھتی تھی۔[9]

قریب قریب 200 سے زائد شاگرد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ کے بیان ہوئے ہیں۔۔ جن میں قاسم، مصروف و تابعی، عائشہ، ابو سلمہؓ عروہؓ بہت مشہور ہے۔ حضرت عائشہؓ نے تعلیمی میدان میں بھی گراں کے درخدمات سرانجام دی۔

حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں خواتین کی فلاحی خدمات

حضرت عائشہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کے دور خلافت میں 10 ہزار درہم ازواج مطہرات میں سے ہر ایک کو سالانہ دیے جاتے تھے۔ البتہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ کو 12 ہزار درہم سالانہ دیے گئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ اس کے بارے میں یوں بیان فرماتے تھے کہ وہ حضور ﷺ کو بہت محبوب تھی۔ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کا وقت نظر قریب تھا تو آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے بیٹے عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت میں بھیجا کہ مجھے رسول اکرم ﷺ کے پہلو مبارک میں دفنا دیا جائے اس بات کی اجازت فرمائیں۔[10]

حضرت عائشہؓ کا یہ اثیار ہی تھا کہ آج عمر فاروقؓ نبی اکرم ﷺ کے پہلو میں دفن ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے خلفاء راشدین کے دور خلافت میں اسلام کی فتوحات اور ترقی و بلندی کے لیے بے شمار خدمات سرانجام دی ہیں اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خواتین اپنی

فلاحی خدمات کے ذریعے معاشرے کے اندر ایک اپنا اہم کردار ادا کر سکتی ہیں، جس سے معاشرہ ترقی کر سکتا ہے معاشرے کی آخرت سنور سکتی ہے اور ہم دین اور دنیا اور آخرت کے اندر کامیاب ہو سکتے ہیں۔

حضرت زینبؓ

حضرت عمر فاروقؓ اکے دور میں حضرت زینبؓ کے لیے وظیفہ 12 ہزار درہم مقرر کیا گیا تھا۔ حضرت زینبؓ انے یہ وظیفہ ایک سال لیا اور لیتے ہی حاجت مندوں میں تقسیم کر دی اور فرمایا" اے اللہ مجھے آئندہ یہ مال نہ ملے کیونکہ یہ فتنہ ہے" حضرت عمرؓ کو یہ معلوم ہوا، تو اپؓ نے فرمایا: " حضرت زینبؓ بڑی مخیز ہیں"[11] پھر مزید ایک ہزار درہم حضرت زینبؓ کی خدمت میں بھیجے انہوں نے وہ بھی فوراخیرات کر دیا۔ حضرت زینبؓ بنت جحش سے 11 حدیث منقول ہیں جن کے راویوں میں حضرت ام حبیبہؓ ااور زینب بنت ابی سلمہ وغیرہ شامل ہیں۔

حضرت سیدہ خنسہؓ:

سیدنا عمر کی خلافت کے زمانے میں قادسیہ کی مشہور جنگ ہوئی اس لڑائی میں اپنے چاروں بیٹوں سمیت شریک ہوئی۔ ان نوجوان لڑکوں کو جنگ سے ایک دن پہلے بڑی نصیحت کی اور لڑائی میں شرکت کی ترغیب دی۔

چنانچہ جب صبح ہوئی اور لڑائی کی اگ خوب تیز ہوگئی تو جانو لڑکوں میں سے ایک ایک لڑکا اپنی باری پر اگے بڑھتا اور اپنی ماں کے نصیحت کے اشعار میں پڑھ کر جوش پیدا کرتا اور جنگ کی آگ میں کود پڑتا اور بہادری کے جوہر دکھا کر شہید ہو جاتا ہے۔ اسی طرح دوسرا بڑھتا اور بوتوں کو موت کے گھاٹ اتار کر شہید ہو جاتا ہے اس طرح یکے بعد دیگرے چاروں ماں کے سامنے جنگ میدان جنگ میں شہید ہو گئے ماں کو ان کی شہادت کی خبر پہنچی تو اللہ کا شکر ادا کیا اور کہا اللہ کا شکر ہے، جس نے مجھے ان کی شہادت سے مشرف بنایا۔ مجھے امید ہے کہ جنت میں ان کے ساتھ رہوں گی۔[12]

سیدہ ہندہؓ:

فتح مکہ کے بعد اسلام کو اعلانیہ غلبہ حاصل ہو چکا تھا۔ فتح مکہ کے بعد خواتین کو غزوات میں شریک ہونے کی ضرورت پیش نہ آئی اور اس کی کوئی بھی ضرورت باقی نہ تھی کیونکہ بیشتر اسلامی دشمنوں کا خاتمہ ہو چکا تھا۔ لیکن جب حضرت عمر کہ عہد خلافت میں روم وفارس سے جنگ کی ضرورت پڑی تو بعض مقامات پر مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین کو بھی غزوات میں حصہ لینے کا موقع ملا۔ اس جنگ میں سیدہ ہندہ اور ان کے شوہر سیدنا ابوسفیان رضی اللہ تعالی عنہ دونوں نے شرکت کی اور فوج میں رومیوں کے مقابلے میں جوش پیدا کیا۔ سیدہ ہندہؓ بڑی فیاض اور دانشمند تھی۔ اسد الغابہ میں ہے:

"ان میں عزت نفس غیرت رائے کی تدبیر اور دانشمندی پائی جاتی ہے"[13]

سیدنا عمرؓ کے دور خلافت میں سیدنا امیر معاویہؓ شام کے حاکم تھے۔ انہوں نے متعدد دفعہ جزائر پر حملہ کرنے کا ارادہ ظاہر کیا لیکن سیدنا عمر فاروقؓ نے اجازت نہ دی۔۔ سیدنا عمرؓ کی کوشش یہ تھی کہ جنگوں میں مردوں کے علاوہ خواتین کو شامل نہ کیا جائے، لیکن حضرت امیر معاویہ کے بہت زیادہ اصرار پر بھی انہوں نے اجازت نہ دی جس سے ظاہر یہ ہوتا ہے کہ اس دور میں خواتین نے اپنی لڑائی کی جماعت تو ذرا انجام دی، لیکن صرف ضرورت کے وقت انہوں نے جنگوں میں حصہ لیا اور جب ضرورت پڑی انہوں نے ڈٹ کے مقابلہ بھی کیا۔ اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ اس دور میں بھی خواتین کو اپنی خدمات اور کارنامے سرانجام دینے کی آزادی تھی۔[14]

حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علیؓ کے دور میں خواتین کی فلاحی خدمات

حضرت عثمان بن عفانؓ اور حضرت علی بن اَبی طالبؓ کے دور میں خواتین نے بھی مختلف فلاحی خدمات انجام دیں۔ ان دور میں خواتین نے اجتماعی، تعلیمی اور خیراتی کاموں میں معاونت فراہم کیا۔ حضرت عثمان بن عفان اور حضرت علی بن ابی طالبؓ دونوں اسلامی تاریخ کے اہم شخصیات ہیں۔ ان کے دور میں خواتین نے بھی مختلف فلاحی خدمات اور کاموں میں شرکت کی تھی۔ مسلمان خواتین نے علم حاصل کرنے کے لیے مساجد اور دیگر مکاں کو مکمل کرنے کے لیے کوشش کی۔ انہوں نے اپنے خاندان اور مجتمع کی ترقی اور تعلیم کو فراموش نہیں کیا۔ خواتین نے بھی مختلف اہم خدمات دیں اور معاشرتی حیثیت میں اپنا کردار ادا کیا۔ یہ دونوں خلفاء راشدین تھے اور ان کے دور میں اسلامی ریاست نے ترقی اور فلاح کے لئے مختلف تدابیر اور پالیسیز کو اپنایا۔[15]

حضرت عثمان بن عفان کے دور میں خواتین کی فلاحی خدمات

حضرت عثمان بن عفانؓ کے دور میں، زرعی اور صنعتی ترقی کے لئے مختلف اقدامات کئے گئے۔ انہوں نے معاشی ترقی کیلئے زراعتی زمینوں کو بڑھانے کی کوششیں کیں اور تجارتی راستوں کو مزید فروغ دینے کیلئے اقدامات کئیں۔ انہوں نے مختلف صنعتی پروجیکٹس کو مدنظر رکھتے ہوئے معاشی ترقی کو مزید بڑھانے کی کوشش کی۔ اسلامی تعلیمات کے تحت، خواتین کو بھی تعلیم حاصل کرنے کا حق دیا گیا۔ یہ زمانہ عظیم میں خواتین نے معاشرتی، معاشی اور تعلیمی حصوں میں اپنا حصہ لیا اور اسلامی معاشرتی نظام کو مضبوط بنانے کے لئے اپنی پوری کوشش کی۔

اسلامی تاریخ میں حضرت عثمان کی بیوی، نور بنت عوف، خیرات کی بنیادوں پر مسلمانوں کی مدد کرتی رہیں۔ جیسے کہ خوراک، کپڑے اور معاشی امور میں۔ انہوں نے اپنے خصوصی ذاتی مال سے بہت سی محتاج خواتین اور خاندانوں کی مدد کی۔[16]

ان خواتین نے اپنے دور کے معیاروں کے مطابق فلاحی کاموں میں حصہ لیا اور انسانیت کی خدمت کی۔ ان کا مثال قابلِ تقدیر ہے جو ہمیں بتاتی ہے کہ اسلام میں خواتین کو بھی فلاحی خدمات اور معاشرتی کاموں میں شرکت کا موقع فراہم کیا گیا ہے۔

حضرت عثمان بن عفانؓ کے دور میں بھی خواتین نے معاشرتی اور فلاحی خدمات میں اہم کردار ادا کیا۔ ان کے دور میں بھی خواتین نے مختلف طریقوں سے محتاجوں کی مدد کی، فلاحی سہولتوں کی فراہمی میں حصہ لیا اور معاشرتی خدمات فراہم کی۔

خیراتی کاموں میں شرکت

حضرت عثمان بن عفانؓ کی بیویاں خیراتی کاموں میں شرکت کرتی رہیں۔ وہ محتاج لوگوں کی مدد کرتی اور غریبوں کی فلاحی سہولتوں کی فراہمی میں مدد کرتی تھیں۔

معاشرتی معاملات میں حصہ:

انہوں نے معاشرتی معاملات میں بھی اہم کردار ادا کیا، جیسے کہ خاندانی تعلقات کی دیکھ بھال اور معاشرتی اخلاقیات کو بڑھانے میں مدد کی۔

خاندانی معاملات میں شرکت:

ان کے دور میں خواتین نے خاندانی معاملات میں بھی اہم کردار ادا کیا، جیسے کہ معاشرتی سہولتوں کی فراہمی اور خاندان کی دیکھ بھال۔

تعلیم و تربیت:

وہ بچوں کی تعلیم اور تربیت میں بھی اہم کردار ادا کیا کرتی تھیں، اور انہوں نے اپنے بچوں کو اخلاقی اور دینی تعلیمات فراہم کی تربیت دی۔

دینی خدمات:

خواتین نے دینی خدمات میں بھی اہم کردار ادا کیا، جیسے کہ مساجد میں اور دینی تعلیمات کی فراہمی میں مدد کی۔

حضرت عثمان بن عفانؓ کے دور میں بھی خواتین نے معاشرتی اور فلاحی خدمات میں اہم کردار ادا کیا۔ یہاں چند خواتین کا ذکر ہے جو ان کے دور میں اہم خدمات فراہم کرتی رہیں:

نائبہ بنت الحارث:

حضرت عثمان بن عفانؓ کی بیوی نائبہ بنت الحارث بھی ایک معقول و دانا خاتون تھیں۔ انہوں نے خود بھی مختلف خیراتی کاموں میں شرکت کی اور محتاجوں کی مدد میں مصروف رہیں۔[17]

رقیہ بنت عثمان:

حضرت عثمان بن عفان کی بیٹی رقیہ بنت عثمان بھی ایک نمائندہ ہیں۔ انہوں نے خود بھی مختلف فلاحی اور معاشرتی میدانوں میں اپنا حصہ ادا کیا اور محتاج لوگوں کی مدد کرتی رہیں۔

ام سلمہ بنت عبد العاص:

حضرت عثمان بن عفان کی دوسری بیوی ام سلمہ بنت عبد العاص بھی ایک دینی اور خیراتی خدمات میں مصروف خاتون تھیں۔ انہوں نے بھی معاشرتی معاملات میں اپنا حصہ ادا کیا اور محتاجوں کی مدد کرتی رہیں۔

ام عبد اللہ بنت عثمان:

ام عبد اللہ بنت عثمان بھی حضرت عثمان بن عفان کی بیوی تھیں اور انہوں نے بھی مختلف معاشرتی اور دینی خدمات میں مصروف رہیں۔

فاطمہ بنت عثمان:

حضرت عثمان بن عفان کی دوسری بیٹی فاطمہ بنت عثمان بھی خواتین کے دوران مختلف فلاحی اور دینی خدمات میں مصروف رہیں۔ یہ خواتین حضرت عثمان بن عفانؓ کے دور میں اپنے خدمات اور اچھے کردار کے لئے معروف ہیں جو انسانیت کی خدمت میں اپنا حصہ ادا کر رہیں تھیں۔

حضرت علی بن ابی طالبؓ کے دور میں خواتین

حضرت علی بن ابی طالبؓ کے دور میں خواتین نے معاشرتی حصے لیا اور اپنی خدمات دیں۔ حضرت علی کی حکومت میں عدلیہ کو مضبوط بنایا گیا اور عوام کے حقوق کی حفاظت کی گئی۔ اس دور میں خواتین کو بھی اپنے حقوق ملے اور انہیں معاشرتی اور قانونی

تنظیموں میں شامل کیا گیا۔ یہ تمام فردیتی مثالیں دیکھتے ہیں کہ اسلامی تاریخ میں خواتین نے بھی فلاحی خدمات انجام دیں اور معاشرتی بنیادوں کو مضبوط کیا۔ ان کے دور کی چند اہم خواتین:

فاطمہ الزہراءؓ

حضرت علی کی بیوی، فاطمہ الزہراءؓ بھی ایک بہترین مثال ہیں۔ وہ خود بھی فلاحی کاموں میں مصروف رہیں اور محتاج لوگوں کی مدد کرتی رہیں۔ ان کا خانہ پانی، خوراک اور دیگر بنیادی ضروریات فراہم کرنے کا کام بہت اہم تھا۔ عصمت علیؓ، حضرت علیؓ کی بیوی، مختلف خیراتی اور رہائشی منصوبوں کو سرگرم کرنے میں مدد کی۔ انہوں نے اجتماعی معاشرتی اور خیراتی کاموں میں اپنا کردار ادا کیا۔ حضرت علی کی بیوی، فاطمہ الزہراءؓ فلاحی کاموں میں مصروف رہیں اور محتاج لوگوں کی مدد کرتی رہیں۔ ان کا کھانا پانی، خوراک اور دیگر بنیادی ضروریات فراہم کرنے کا کام بہت اہم تھا۔ انہوں نے اپنے دور کے دوران اہم کردار ادا کیا اور دینی اور معاشرتی میدانوں میں اہم خدمات فراہم کیں۔ فاطمہ الزہراءؓ ایک معصوم شخصیت تھیں جو اسلامی تعلیمات کو عملی طور پر زندگی میں نمایاں کیا کرتی تھیں۔ وہ خود بھی ایک علمبردار اور عقلمند شخصیت تھیں اور ان کے دوران خاندانی معاملات میں بھی انصاف اور احترام کی بنیادوں پر عمل کیا کرتی تھیں۔

ان کی زندگی میں اخلاقی اور معاشرتی میدانوں میں خدمات کی بھی بہت بڑی مثال ہے۔ انہوں نے محتاجوں اور غریبوں کی مدد کی، خاندان کی تربیت میں بھی اہم کردار ادا کیا اور دینی تعلیمات کو زندگی کا حصہ بنایا۔[18]

ام کلثومؓ

حضرت علیؓ کے دور میں ام کلثوم بنت علی ایک بہت معقول و دانا خاتون تھیں جنہوں نے فلاحی اور معاشرتی کاموں میں مصروفیت ظاہر کی تھی۔ ان کا زمانہ بہت تحریک آمیز تھا اور وہ محتاج لوگوں کی مدد اور فلاحی خدمات میں شرکت کرتی تھیں۔ ام کلثوم بنت علی کی زندگی میں ایک مخصوص حوالہ یہ ہے کہ وہ حضرت علی کی دوسری بیوی تھیں، اور ان کا خاندان حضرت علی کے دوران انسانیت کی خدمت میں مصروف رہا۔ وہ محتاج لوگوں کی مدد کرتی تھیں، غریبوں کی معاشرتی سہولتوں کی فراہمی میں حصہ لیتی تھیں اور معاشرتی معاملات میں شفافیت کو بڑھانے کے لئے کوشا کرتی تھیں۔

ام کلثوم کی زندگی میں ان کا اہم کردار یہ بھی تھا کہ وہ حضرت علی کی نسل کی حفاظت اور ان کی علمی و دینی وراثت کو جاری رکھنے کے لئے اپنی محنت کرتی تھیں۔ وہ ایک علمبردار شخصیت تھیں جو دینی تعلیمات کو عمل میں لاتی تھیں اور ان کے خاندان کو انسانیت کے اصولوں پر گائیں میں تربیت دینے کا کام کیا کرتی تھیں۔

ام عبداللہ بنت جعفر، حضرت علیؓ کی دور کی اہم شخصیتوں میں سے ایک تھیں۔ ان کا زمانہ بہت اہم تحریکوں اور معاشرتی تبدیلیوں کا سامنا کر رہا تھا، اور انہوں نے بھی اپنے دور کے دوران مختلف فلاحی خدمات کی فراہمی میں حصہ لیا۔

ام عبداللہ بنت جعفر

ام عبداللہ بنت جعفر نے محتاجوں اور غریبوں کی مدد کی اور ان کے لئے اہم فلاحی سہولتوں کی فراہمی میں مصروفیت ظاہر کی۔ ان کا مرکزی کام معاشرتی سہولتوں کی فراہمی اور انسانیت کی خدمت میں رہا ہے۔

حضرت علی کے دور میں ام عبداللہ بنت جعفر نے ایک اہم کردار ادا کیا جو انسانیت کی خدمت میں مصروف رہیں اور ان کا خاندان بھی انسانیت کے اصولوں پر عمل کرتا رہا۔ انہوں نے محتاجوں کو معاشرتی سہولتوں کا فائدہ دینے کی کوشش کی اور ان کی مدد کی۔ ام عبداللہ بنت جعفر کی زندگی میں ان کا اہم کردار یہ بھی تھا کہ وہ حضرت علی کی نسل کی حفاظت اور ان کی علمی و دینی وراثت کو جاری رکھنے کے لئے محنت کرتی تھیں۔ وہ ایک علمبردار شخصیت تھیں، جو دینی تعلیمات کو عمل میں لاتی تھیں اور ان کے خاندان کو انسانیت کے اصولوں پر گائیں میں تربیت دینے کا کام کیا کرتی تھیں۔[19]

حضرت علیؓ کے دور خلافت میں خواتین بھی مختلف فلاحی اور معاشرتی کاموں میں شرکت کرتی رہیں۔ ان دوران خواتین نے مختلف شعبوں میں اہم کردار ادا کیا، جو اجتماعی، فلاحی اور دینی حوالوں سے اہم تھے۔

* فلاحی خدمات:

خواتین نے محتاجوں کی مدد، غریبوں کی سہولتوں کی فراہمی، خوراک، کپڑے اور معاشی امور میں مدد کی۔ انہوں نے خاندانی معاشرتی معاملات میں بھی اہم کردار ادا کیا اور محتاج لوگوں کی مدد کی۔[20]

* تعلیم و تربیت:

خواتین نے بچوں کی تعلیم و تربیت میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ وہ اپنے بچوں کو اخلاقی اور دینی تعلیمات فراہم کرتی رہیں۔

* حفاظتِ نسل:

وہ حفاظتِ نسل کا کام کرتی رہیں۔ ان کا دور حضرت محمد ﷺ کی نسل کی حفاظت میں اہم ثابت ہوا۔

* معاشرتی معاملات:

خواتین نے معاشرتی معاملات میں بھی اہم کردار ادا کیا، جیسے کہ خاندانی تعلقات کی دیکھ بھال اور معاشرتی اخلاقیات کو بڑھانے میں مدد کی۔

* دینی خدمات:

وہ دینی خدمات میں بھی مصروف رہیں، مساجد میں، مدارس میں اور دینی تعلیمات کی فراہمی میں کردار ادا کیا۔

حضرت علیؓ کے دور میں خواتین نے مختلف معاشرتی میدانوں میں فعالیت دکھائی اور انسانیت کی خدمت میں اہم کردار ادا کیا۔

حضرت علیؓ نے اسلامی تعلیمات کو مروج کرنے اور علمی تربیت دینے میں مشغول خواتین کا کردار مہم کیا۔

خلاصہ بحث

خواتین کو اسلام میں بہت عزت اور اہمیت دی گئی ہے۔ زبان جال میرے کو گھٹیا سمجھا جاتا تھا۔ جب اسلام کا بول بالا ہوا تو اس میں عورت کو عزت کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ اس کو مرد کے برابر حصہ دیا گیا۔ گھریلو معاملات اور خان کی امور میں بہت اہمیت دی گئی۔ فلاحی خدمات میں بھی خواتین نے بڑھ چڑھ کر حصہ لینا شروع کیا۔ تاریخ پڑھیں تو اسے پتہ چلتا ہے کہ خواتین نے عہد نبوی کے دور میں فلاحی خدمات میں اہم کردار ادا کیا۔ عہد نبوی ﷺ میں خواتین نئے فلاحی کے دماغ میں اپنا اہم کردار ادا کیا۔ وہ دین کی تعلیم و تربیت اخلاقی اصلاح اور معاشرتی تنظیم کے حوالے سے بہت سنجیدہ کام کرتی رہی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی ثروت کا استعمال کر کے نبی حضرت محمد ﷺ کی معاشرتی، اصلاحی اور اخلاقی خدمتوں کو مزید مضبوط بنایا۔ انہوں نے حضرت محمد ﷺ کی حمایت کی اور ان کی مشورہ کی جب وہ دین کی تشریحی مقاصد پورا کرنے کے لیے آگے بڑھ رہے تھے۔

خلافت راشدہ کے دور میں خود بھی خواتین نے فلاحی خدمات میں بہت اہم کردار ادا کیا۔ خلافت راشدہ کے دور میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث کی ترویج کی اور اسلامی علم کی جو نشر کی مشہور عالم بنیں۔ ان کے علاوہ خلافت راشدہ کے دور میں اور بھی کافی ساری خواتین اسلامی ریاست کی تشکیل میں خدمات سر انجام دی اور معاشرے کی ترقی و اصلاح کے لیے اپنا اہم کردار پیش کیا۔ عہد نبی اور خلافت راشدہ میں خواتین نے معاشرتی بدلاؤ، انصاف کا فروغ، اجتماعی جاری ہے اور خطرات کے حوالے سے خدمات سر انجام دیں۔ وہ محتاطی سے پردہ پوشی کی تشریح کرتی تھی۔[21] مثال کے طور پر عائشہ بنت ابی بکر عہد نبوی کے دور میں طبیب بھی خدمات فراہم کرنے میں تعاون کیا۔ انہوں نے زخمیوں کی دیکھ بھال اور علاج کیا اس کے علاوہ وہ خواتین نے غزوہ خیبر اور غزوہ احد میں خدمات فراہم کی۔ وہ جنگوں میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ شرکت کرتی اور مختلف کام جیسا کہ

زخمیوں کو پانی پلانا ان کی مرہم پٹی کرنا اور یہاں تک کہ نیزہ بازی اور تلوار بازی میں بھی پیش پیش تھی ان کی شمشیر زنی کی مہارتوں کی مثال کہیں نہیں ملتی۔

اس تحقیق کی اجازت سے یہ پتہ چلتاہے کہ دین اسلام سے پہلے خواتین کے ساتھ کیسا سلوک کیا جاتا تھا اور دین اسلام کے بعد خواتین کو معاشرے میں کیسے مقام حاصل ہوا۔ اور خواتین نے کیسے اپنی خدمات سرانجام دیں۔ تحقیقی جائزہ سے پتہ چلتاہے کہ خواتین معاشرے کے بے شمار پہلوؤں میں اپنی خدمات سرانجام دے سکتی ہیں۔ وہ دین اسلام کے بتائے ہوئے دائرہ کار میں رہتے ہوئے اپنی اور اپنے گھر والوں کی ترقی کے ساتھ ساتھ معاشرے کی ترقی اور اصلاح کے لیے بھی خدمات سرانجام دے سکتی ہیں۔ اور تاریخ میں اس کی مثالیں موجود ہیں کہ خواتین نے کس طرح سے مشکل سے مشکل اور کٹھن سے کٹھن حالات کے درمیان ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا اور بے شمار خدمات سرانجام دے کرانے والی نسلوں کے لیے مکمل ضابطہ حیات چھوڑ گئیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

[1] مسلم بن الحجاج، **صحیح مسلم**(بیروت:دارالجیل،1949ء)،الرقم:6298 ۔

Muslim bin al-Ḥajjāj, *Sahih Muslim* (Beirut: Dār al-Jail, 1949), Ḥadīth # 6298.

[2] ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، **البدایع والنہایات في عقود الحدیث**(بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، 1412ھ)، 7:272۔

Ibn Kathīr, Isma'il ibn 'Umar, *Al-Bidāyah wa al-Nihāyah fi Aqod al-Hādith*(Beirut, Lebanon: Dār al-Kutub al-Ilmiyyah, 1412 AH), 7: 272.

[3] ابن سعد، محمد بن سعد، **الطبقات الکبریٰ**(بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، 1410ھ)، 3: 275۔

Ibn-e-Saad, Muḥammad Bin Saad, *Al-Ṭabqāt-al-kubrā*(Beirut, Lebanon: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, 1410 AH), 3: 275.

[4] المصری، محمود. **اصحاب رسول**(لاہور: مکتبہ سن اشاعت، 2009ء)، 234۔

Al-Masri, Mahmoud. As'hab Rasool. Lahore: Maktaba Sunnah Publications, 2009), p.234.

[5] المصری، محمود، **تہذیب الکامل المیزی**. بیروت: مکتبہ قاسم العلوم، س-ن)، 381:09۔

Al-Maṣri, Maḥmoud. Tahdhīb al-Kāmil al-Mizzī(Beirut: Maktabah Qasim al-'Ulum,SN), 09:381.

[6] ابن حجر العسقلاني، **الإصابة في تمييز الصحابة** (بيروت: دار الكتب العلمية، 1415ھ)، 8:620۔

Ibn Ḥajr al-ʻAsqalānī, *Al-Iṣābah fī Tamyīz al-Ṣiḥabah* (Beruit: Dār al-Kutab al-ʻIlmiyyah, 1415), 8: 620.

[7] حقانی، عبدالقیوم. تاریخ اسلام کی نامور خواتین (اسلام آباد: نیشنل یونیورسٹی، 2018ء)، 122۔

Haqānī, Abdul Qayyūm. Tarīkh-e-Islām ki Namwar Khawatīn(Islamabad: National University, 2018), 122.

[8] نثار، سمیعہ، **مسلم خواتین کی ادبی خدمات** (کراچی: مکتبہ ارسلان، اردو بازار، 2001ء)368۔

Nithār, Samiha. *Muslim Khawatīn ki Adabi Khidmāt*(Karachi:Maktabah Arsalan, Urdu Bazar, 2001AD),368.

[9] احمد، نائمہ، **مسلم خواتین کی فلاحی خدمات** (لاہور: اسلامک پبلیکیشنز پرائیویٹ لمیٹڈ، 1998ء)90۔

Ahmad, Na'ima. *Muslim Khawateen ki Falahi Khidmat*(Lahore: Islamik Pablikashanz Praivēt Limitid, 1998AD),90.

[10] انصاری، طالب، **عورت نصف انسانیت** (لاہور: مکتبہ قاسم العلوم، 2018ء)، 131

Anṣārī, Ṭālib, *Aurat Niṣaf Insaniyat* (Lahore: Maktabah Qasim al-'Ulum, 2018), 131.

[11] قاسم، عابدہ، **دین وملت کی سربلندی میں خواتین کا کردار** (کراچی: مکتبہ علم وعرفان، 2020ء)، 233

Qāsim, Abidah, *Dīn o Millat ki Sarbulandi mein Khawatīn ka Kirdār*(Karāchi: Maktabah Ilm o Irfan, 2020), 233.

[12] قاسم، عابدہ، **دین وملت کی سربلندی میں خواتین کا کردار**، 234

Qāsim, Abidah, *Dīn o Millat ki Sarbulandi mein Khawatīn ka Kirdār*,234

[13] ابن الأثیر، علی بن أبی الکرم، **أسد الغابہ** (دار الکتب العلمیہ، 1994)، 7:281۔

Ibn al-Athīr, ’Ali ibn Abī al-Karam, Asad al-Ghāba (Beīrut: Dār Al-Kutub Al-ʻIlmīyyaḥ, 1994 AH), 7:281.

[14] فاطمہ، عروش، **عہد بنو امیہ میں خواتین کی علمی وادبی سرگرمیوں کے اثرات کا تجزیاتی مطالعہ** (کراچی: مکتبہ علم وادب، 2021ء)، 250۔

Fatima, Arūsh, *Ahad Banū Umayyah mein Khawateen ki Ilmi o Adabī Sargarmiyon ke Asrat ka Tajziati Mutala*(Karachi: Maktabah Ilm o Adab, 2021), 250.

[15] نقشبندی، ذوالفقار احمد، خواتین اسلام کے کارنامے (نئی دہلی: فرید بک ڈپو (پرائیوٹ) لمیٹڈ، 2005ء)، ص150۔

Naqshbandi, Zulfiqar Ahmad, *Khawateen Islam ke Karamat* (New Delhi: Fariid Book Depot (Private) Limited, 2005), p. 150.

[16] الخیری، راشد، **مسلمان عورت کے حقوق اور فرائض** (لاہور: نشریات الفاروق، 2019ء)، 110۔

al-Khairi, Rashid, *Musliman Aurat ke Huquq aur Faraid*(Lahore: Nashriyat al-Faruq, 2019), 110.

[17] عثمانی، علامہ، شبیر احمد، **تفسیر عثمانی**، (لاہور، مکتبہ مدینہ، اردو بازار لاہور)

- Othmani, Allama, Shabirahmad, *Tafsīr Uthmāni's* , (Lahore, Medina Library, Ardubazaar Lahore), pg. 140

[18] نثار، سمیعہ، **مسلم خواتین کی ادبی خدمات**، 123۔

Nithār, Samiha. *Muslim Khawatīn ki Adabi Khidmāt*, 123.

[19] ابن ابی شیبہ، عبد اللہ بن محمد ، **المصنف**(الریاض: مکتبۃ الرشد 1409ھ)، رقم:33085.

Ibn Abī Sheība, `abdullāh Bin Muḥammad, *Al-Muṣannaf* (Al-Riyaḍ:Maktaba Al-Rushad,1409AH), 33085.

[20] قاسم، عابدہ، **دین وملت کی سربلندی میں خواتین کا کردار**، 150

Qāsim, Abidah, *Dīn o Millat ki Sarbulandi mein Khawatīn ka Kirdār*,150

21 فاروقی، عبد لعلیِ **عورت اور پردہ**(انڈیا: مکتبہ البدر دار العلوم فاروقیہ کاکوری، 1982)140۔

Farooqi, Abdul Ali, *Aurat aur Parda*(India: Maktabah al-Badr, Darul Uloom Farooqia Kakori, 1982, p. 140.